ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری

شعبہ اردو جامعہ پشاور

ڈاکٹر علی شیر

اسکالر شعبہ اردو جامعہ پشاور

قاضی خیر اللہ پادری کی ذولسانی پشتو اردو لغت "خیر اللغات" کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

(لغت نگاری کے فنی اُصولوں کے تناظر میں)

Dr. Badshah Munir Bukhari
Department of Urdu University of Peshawar
Dr. Ali Sher
Scholar Department of Urdu University of Peshawar

Qazi Khairullah Padri's bilingual Pashto Urdu Dictionary "Khair-ul-Laghat" a Research and Critical Study

(In the context of the technical principles of lexicography)

"Khair-ul-Laghat" is the first Pashto-Urdu dictionary, the first part of which (consisting of about 5220 words) has been published. The orthodoxy of the Pashto language is undeniable. It is disappointing to look at the early stages of this language, because as old as the Pashto language is, neither its literary capital was high nor did this ancient language reach the level which this language should have."Khair-ul-Laghat" is the first and earliest attempt of Pashto Urdu lexicography. The flaws in it are in place but the strengths in it cannot be ignored which the lexicographer has taken care of very well. The first strength of this dictionary is that Qazi Khairullah has divided it into chapters. The names of the various sports, household items, herbs, human organs, animals and birds are listed in the context. Taken as a whole, no dictionary is perfect. There must be some flaw in it because it is a difficult task and then for an individual this task becomes even more difficult. As far as "Khair-ul-Laghat" is

concerned, it is the first dictionary of Pashto-Urdu languages. Not without flaws, nor can we call Qazi Khairullah's "Khair-ul-Laghat" a vast and extensive dictionary of Pashto Urdu, but still in an era in which no one pays attention to these two languages. He did pay attention. Qazi Khairullah took up the task. The flaws and shortcomings were in place but still this work regularly played a vital role in drawing the scholars and lexicographers towards the harmony and compatibility of these two languages.

Key Words: *Pashto, Urdu, Khair-ul-Laghat, Pakistan, Afghanistan, lexicography, Dictionaries, research, evolution, ancient language.*

پشتوزبان کی قدامت مسلمہ ہے۔اس زبان کے ابتدائی مراحل کا جائزہ لیا جائے تو مایوسی ہوتی ہے کیونکہ جتنی پشتوزبان قدیم ہے اسی کی مناسبت سے نہ تو اس کا ادبی سرمایہ زیادہ تھا اور نہ یہ قدیم زبان اس سطح تک پہنچ گئی تھی جس پر اس زبان کو ہونا چاہیے تھا۔ لیکن جدید دور میں پشتوزبان کو دیگر زبانوں کا ہم پلہ بنانے کے لیے ملکی و غیر ملکی سطح پر مختلف سرگرمیاں عمل میں لائی گئیں اور پاکستان میں مختلف سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اس کے لیے الگ شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جن میں نہ صرف اس زبان کی درس و تدریس کا کام جاری ہے بلکہ اس کی ترقی و ترویج کے لیے مختلف ادبی مجالس اور شعر و شاعری کی محفلوں کا انعقاد بھی جاری ہے۔ جتنی اس زبان کی عمر ہے ابتدا میں اتنا اس کا ادبی اور تحریری سرمایہ کم اور ناپید تھا۔ لیکن اس کمی کا ازلہ کسی خاص حد تک کیا جا چکا ہے۔ پشتوزبان میں مختلف حوالوں سے اس زبان کی ادبی و تحریری سرمایے کو محفوظ کی جانے کی کامیاب کوششیں جاری ہیں جن میں ذو لسانی لغت نگاری بھی قابل ذکر ہے۔ ابتدا میں اس کے ذخیرۂ الفاظ کو محفوظ بنانے کی باقاعدہ طور پر کوئی خاص کوشش نہیں کی گئی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ ضرورت بھی محسوس کی گئی اور دیگر زبانوں کے لغات کی دیکھا دیکھی پشتوزبان کی طرف لغت نگار متوجہ ہوئے۔ پشتوزبان کی لغت نگاری کے حوالے سے بیسویں صدی بہت زیادہ اہم ہے جن میں نہ صرف اس کی یک لسانی لغات کے سرمایے میں اضافہ دیکھنے کو ملا۔ بلکہ اس صدی میں پشتو کی یک لسانی لغات کے ساتھ ساتھ ذو لسانی لغات اور بالخصوص پشتو اردو لغات کے بارے میں بھی کافی حد تک کام کیا جا چکا ہے۔ پشتو۔اُردو لغات میں اولیت ایک پادری قاضی خیر اللہ کو حاصل ہے جس نے پہلی مرتبہ ۱۹۰۶ میں ' خیر اللغات ' کے نام سے ایک پشتو اردو لغت کی تدوین کا کام کر کے پشتو اردو لغت نویسی کی بنیاد ڈالی۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

"خیر اللغات" پشتو۔اُردو کی پہلی لغت ہے جس کے پہلے حصے (جو تقریباً ۵۳۲۰ الفاظ پر مشتمل ہے) کی اشاعت ۱۹۰۶ میں کی گئی اگرچہ بعض لوگوں نے بہادر شاہ ظفر کاکاخیل کی "ظفر اللغات" کو پشتو اردو کا پہلا لغت قرار دیا ہے لیکن یہ بات حقیقت سے کوسوں دور ہے کیونکہ بہادر شاہ ظفر کاکاخیل کی "ظفر اللغات" پہلی مرتبہ ۱۹۶۶ میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی جبکہ قاضی خیر اللہ کی لغت "خیر اللغات" کی اشاعت ۱۹۰۶ میں کی گئی ہے۔اس کے علاوہ اس بات کی تائید" خیر اللغات" کے مصنف کی اس بات سے بھی ہوتی ہے جس کا تذکرہ انہوں نے "خیر اللغات" کے دیباچے میں کیا ہے۔لکھتے ہیں:

> "خیر اللغات سے پہلے اب تک پشتو۔اُردو لغات کی کوئی کتاب تیار نہ ہوئی تھی یہاں کچھ عرصہ ہوا کہ بعض یورپین صاحبان نے پشتو اردو انگریزی لغات کی کتابیں تیار کی ہیں ۔جو انہی خیالات اور معلومات کے مطابق تھیں۔جو اس وقت کی اقتضا کے موافق ایک خاص گروہ کے محدود استفادہ کے لئے کار آمد ہو سکتی ہیں۔ مگر ان میں دقتیں تھیں۔"(۱)

لغت نگار کے مذکورہ بالا بیان سے اس بات کا بخوبی علم ہوتا ہے کہ پشتو۔اُردو کا پہلا لغت نویس قاضی خیر اللہ اور پشتو۔اُردو کی پہلی لغت" خیر اللغات "ہے اگرچہ اس میں ذخیرۂ الفاظ کی کمی ہے لیکن اس خامی کے باوجود اسے باقاعدہ طور پر پشتو۔اُردو کا اولین لغت قرار دیا جاسکتا ہے۔قاضی خیر اللہ کے سامنے ان دو زبانوں کی لغت کا کوئی واضح نمونہ موجود نہیں تھا لیکن پھر بھی اس نے اس مشکل کام کو تن تنہا پایہ تکمیل تک پہنچانے کی حتی المقدور کوشش کی۔جس کی وجہ سے اس کی جرأت اور کاوش دونوں داد و تحسین کے مستحق ہیں۔

قاضی خیر اللہ کی لغت "خیر اللغات" کو اگر لغت نویسی کے اُصولوں کے ترازو پر پرکھنے کی کوشش کی جائے تو اس میں ذولسانی لغت نویسی کے فنی تقاضوں کا کچھ زیادہ خیال نہیں رکھا گیا کیونکہ اس کے سامنے نہ کوئی ابتدائی نمونہ موجود تھا اور نہ ہی کوئی واضح اُصول۔ بہر حال اس ابتدائی کام میں انہوں نے اس فن کا جس انداز سے مظاہرہ کیا ہے وہ اولین کاوش ہونے کے ناتے قابل قدر ہے۔

لغت نگار کے لیے ذولسانی لغت کی تدوین کے وقت لغت کے ابتدائی صفحات میں دونوں زبانوں کے حروف تہجی اور اس کی تعداد کا ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ کسی بھی زبان کا وجود اسی سے ممکن ہوتا ہے جہاں تک

حروف تہجی کے ذیل میں "خیر اللغات " کی بات ہے تو اس میں دونوں زبانوں کے حروف تہجی کا ذکر نہیں ملتا ہاں پشتو زبان کے چند حروف کا ذکر کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ فارسی کے چند حروف بھی درج ہیں اور اس کی بظاہر وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ لغت نگار کے بقول اس زمانے میں پشتو کی حروف تہجی کی کوئی خاص ترتیب کا رواج نہیں تھا۔ اسی حوالے سے "خیر اللغات " کے دیباچے سے لغت نویس کا قول یہاں درج کیا جاتا ہے:

> "پشتو کی ابتدائی تاریخی حالات بالکل عرصہ تاریک میں ہیں مگر جہاں تک پایہ ثبوت کو پہونچتا ہے۔ اس زبان کی کوئی اپنی خاص حروف تہجی نہیں۔ فتوحات اسلام سے پہلے افغانی یا پشتو صرف زبانی ہی زبانی تھی۔ یعنی جس قدر افہام وتفہیم ہوتی تھی۔ صرف زبانی جمع خرچ تھا۔ سلطان محمود کے زمانہ میں اس کے وزیر حسن ممندی کی خاص ایما سے قاضی صف اللہ نے ایدھر توجہ کی اور حروف تہجی کی ترتیب میں حسب ذیل کار روائی کی۔
>
> ۱۔ جملہ حروف عربی یا تازی کہلاتی ہے لئے جائیں۔
>
> ۲۔ حروف مختص بہ فارسی پ۔ چ۔ ی۔ گ۔ بھی لئے جائیں۔
>
> ۳۔ خاص آوازوں کو حسب ذیل اشکال سے تعبیر کیا۔ (پشتو کی ښ، ځ، څ، ډ، ړ، ښ، ګ) اس ترتیب نے خاص رواج پایا۔"(۲)

مذکورہ بالا جس ترتیب کے حروف تہجی کا تذکرہ لغت نگار نے کیا اسی ترتیب کا لحاظ انہوں نے " خیر اللغات " میں رکھا ہے یعنی پوری لغت کو لغت نگار نے اسی زمانے کے مروج حروف تہجی کے اعتبار سے ابواب میں تقسیم کیا ہے اور ساتھ ساتھ فارسی حروف کے ابواب کی بھی نشاندہی کی گئی ہے لیکن یہاں لغت نگار سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ بعض ابواب کے عنوانات کچھ اور ہیں اور الفاظ کچھ اور درج ہیں مثلاً "باب الپا" کی جگہ لغت نگار نے "باب البا" کا ذکر کیا ہے اور نیچے الفاظ "پ" کے درج کئے گئے ہیں اسی طرح " باب الچا" کی جگہ " باب الجیم" درج کیا ہے اور نیچے پھر الفاظ " چ" کے درج ہیں لغت نگار نے دیگر ابواب میں بھی یہ غلطی بار بار دہرائی ہے اس کے علاوہ لغت کے ابتدائی صفحات میں شامل لغت الفاظ کے حوالے سے جو مخففاتی فہرست درج ہے وہ بھی مکمل نہیں ہے اور نہ اس کو فہرست کی شکل دی گئی ہے بس اقتباس کی شکل میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ جس لفظ کے سامنے "مذ" کا ذکر

کیا گیا ہو اس سے مراد مذکر اور جس کے سامنے "مؤ" کی علامت ہو تو اس سے مراد مؤنث ہو گی اسی طرح "خیر اللغات" میں صفحہ نمبر ۶ پر "ی" اور واؤ مجہول کے حوالے سے بات کی گئی ہے اس کے علاوہ کوئی وضاحت درج نہیں کی گئی۔ "خیر اللغات" کی مخففاتی فہرست کی اگر بات کی جائے تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ لغت کا یہ فہرست نامکمل ہے لیکن اس سے ایک اور بات کی وضاحت کچھ یوں ہوتی ہے کہ یہی وہ نامکمل مخففاتی فہرست ہے جو آنے والے لغت نگاروں کو یہ پتہ ضرور دیتی ہے کہ لغت کی تدوین کے وقت اس کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعد میں آنے والے جتنے بھی لغت نگار ہیں انہوں نے اس میں بہتری لانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

لغت میں حروف تہجی اور مخففاتی فہرست کے بعد اندراجاتِ الفاظ کی ترتیب کا خیال رکھنا لغت نگار پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اس میں خاص ترتیب کا خیال رکھے یعنی حروف تہجی کی ترتیب یا الفبائی کی ترتیب۔ اسی حوالے سے اگر "خیر اللغات" کا جائزہ لیا جائے تو اس میں لغت نگار نے زیادہ تر الفاظ میں پہلے اور دوسرے لفظ کی ترتیب کا خیال رکھا ہے دیگر الفاظ کی ترتیب کو نظر انداز کر کے لغت کے آغاز سے لے کر اختتام تک اسی ایک روش پر وہ کاربند نظر آتے ہیں اس کے بعد الفاظ کے اندراج میں انہوں نے سب سے پہلے مفرد اور اس کے بعد مرکب لفظ کا اندراج کیا ہے لیکن اگر پوری لغت کا جائزہ لیا جائے تو اس میں مرکبات کا اندراج اتنا زیادہ نہیں ہے اور بعض مقامات پر انہوں نے اس ترتیب کو بھی ملحوظ خاطر نہیں رکھا یعنی پہلے انہوں نے مفرد لفظ پھر ایک دو الفاظ مرکبات سے اور پھر اسی طرح دوبارہ مفرد لفظ کا اندراج کیا ہے نمونے کے طور پر چند الفاظ درج ہیں۔ "آب، آب، ابا، آب اختل، ابا بکر، ابو بکر، اباخیل، آباد کول، ابادول، ابادیدل، اُباسل، اباسین، اباسیند، ابتدا، ابتر، اوتر، ابتر والی، ابد، ابراھام" وغیرہ اس قسم کے بے شمار الفاظ لغت میں درج کیے گئے ہیں جس میں کسی خاص ترتیب کا خیال نہیں رکھا گیا۔

ترتیبِ الفاظ یا اندراجاتِ الفاظ کے بعد لغت نگار پر لفظ کو درست تلفظ کے ساتھ درج کرنا لازمی ہوتا ہے اور اس کے لیے مختلف طریقوں مثلاً اعرابی، توضیحی، تقطیعی کو بروئے کار لانا ضروری ہوتا ہے لیکن 'خیر اللغات' میں اسی حوالے سے کوئی طریقہ نہیں اپنایا گیا۔ لغت نگار نے اپنے صوابدید پر لغت کے ساختِ کبیر اور ساختِ صغیر دونوں میں اپنی مرضی پر بعض حروف پر اعراب لگائے ہیں اور باقی حروف کو نظر انداز کیا ہے بلکہ یوں کہنا مناسب ہو گا کہ لغت نگار نے 'خیر اللغات' میں تمام الفاظ اور حروف میں نہ اعرابی طریقہ اپنایا ہے نہ کوئی دوسرا۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

شامل لغت الفاظ کے درست تلفظ کے بعد لغت نگار کے لئے ایک اہم اور ضروری بات کا خیال رکھنا ہوتا ہے وہ لفظ کے لسانی ماخذ کی نشاندہی کرنا ہے۔ لغت نگار پر لازم ہے کہ وہ شامل لغت تمام الفاظ کے سامنے قوسین میں سب سے پہلے لفظ کے لسانی ماخذ کا ذکر کرے چاہے مندرجہ لفظ کسی بھی زبان کا کیوں نہ ہو اس کے لسانی ماخذ کو درج کرنا ضروری ہے۔ کہ مندرجہ لفظ کا لسانی ماخذ کیا ہے؟ اور یہ کونسی زبان سے اخذ کیا گیا ہے؟ اسی تناظر میں اگر "خیر اللغات" پر غور کیا جائے تو پوری لغت میں لغت نویس نے لفظ کے لسانی ماخذ کا ذکر نہیں کیا۔ "خیر اللغات" میں تقریباً ۵۰۰۰ کے لگ بھگ الفاظ کا اندراج کیا ہے لیکن نمونے کے لئے کوئی ایک لفظ بھی نہیں ملتا جن کے سامنے لغت نگار نے لفظ کے لسانی ماخذ کا ذکر کیا ہو جو واضح طور پر لغت نگار اور لغت کی خامی تصور کی جاتی ہے۔ اس لغت کے دیباچے میں لغت نگار نے خود اس بات کا اعتراف بھی کیا ہے کہ اس سے پہلے بعض یورپین نے اپنی ضروریات اور ذاتی مفاد کی خاطر چند دیگر زبانوں کے لغات مدون کیے تھے لیکن اس میں دقتیں زیادہ تھیں اس سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ لغت نگار ذو لسانی لغت کے فنی تقاضوں سے آشنا ہے یہ بات ہرگز نہیں کہ انہیں اس بات کا علم نہیں لیکن نہیں معلوم کے انہوں نے لفظ کے لسانی ماخذ کی نشاندہی کیوں نہیں کی۔ مذکورہ لغت سے مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

اَخ۔ یہہ خوشی کے مواقع پر استعمال کرتے ہیں۔ اخّاوہ وا۔ (۳)

بابا۔ مذ۔ باپ۔ صاحب۔ بزرگ۔۔ (۴)

پات۔ پالتو۔ باقی۔ بقایا۔ (۵)

تار۔ مذ۔ سوت۔ تار۔ دھاگا۔ (۶)

ثابت۔ مذ۔ پورا۔ تمام + ثابت۔ (۷)

" خیر اللغات " سے اخذ شدہ مذکورہ بالا مثالوں سے بخوبی اس بات کا علم ہوتا ہے کہ مذکورہ لغت میں لغت نگار نے لفظ کے لسانی ماخذ کا خیال نہیں رکھا کیونکہ لغت میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں جس کے سامنے لسانی ماخذ یا اصل کا تعین کیا گیا ہو۔

تدوین لغت میں لفظ کے لسانی ماخذ کے بعد لفظ کی قواعدی حیثیت کے تعین کا مرحلہ آتا ہے لغت نگار کے لئے لازمی ہوتا ہے کہ وہ لفظ کے بارے میں یہ بتانے کی کوشش کرے کہ لفظ کی قواعدی حیثیت کیا ہے یعنی لفظ کے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

سامنے مذکر، مؤنث، اسم، فعل، مفعول، فاعل، اسم مفعول، جمع، واحد، مصدر، حاصل مصدر اور تابع فعل وغیرہ کی وضاحت درج کریں لیکن زیادہ تر لغت نگار اسی پرانے ڈگر پر چلتے ہوئے نظر آتے ہیں یعنی لفظ کے سامنے جب لفظ کی قواعدی حیثیت کی باری آتی ہے تو صرف تذکیر و تانیث کا خیال رکھا جاتا ہے باقی تمام حالتوں کو پس پُشت ڈالا جاتا ہے جو درست عمل نہیں گردانا جاتا۔"خیر اللغات" میں بھی یہی روش اپنائی گئی ہے یعنی لفظ کے سامنے صرف تذکیر و تانیث کا ذکر کیا گیا ہے اور باقی تمام حالتوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں لغت میں ایسے الفاظ بھی کثرت سے موجود ہیں جن کے سامنے تذکیر و تانیث کا لحاظ مفقود ہیں۔ لغت سے دونوں طرح کی مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

وہ مثالیں جن کے سامنے تذکیر و تانیث کی علامت لگائی گئی ہے:

ادینہ۔ مؤ۔ جمعہ۔ جمعے کا دن۔ محمدیوں کا سبت۔[۸]

اَرَہ۔ مؤ۔ اری[۹]

باتور۔ مذ۔دلیر۔ بهادر۔[۱۰]

باران۔ مذ۔بارش۔ مینہ۔[۱۱]

جن مثالوں کے سامنے قواعدی حیثیت کا تعین نہیں کیا گیا ان کی مثالیں ملاحظہ ہوں:

بارول۔ لاونا۔ لادنا۔[۱۲]

باھر۔بَھر۔باہر۔ بغیر۔سوا۔[۱۳]

پاتول۔ جانے نہ دینا۔رکھنا۔[۱۴]

تخنول۔ گدگدی کرنا۔[۱۵]

مذکورہ بالا مثالوں کے علاوہ شامل لغت چند حروف اور الفاظ میں انہوں نے مزید کچھ قواعدی پہچان بھی کی ہے جو اس لغت کی خوبی ہے لیکن یہ طریقہ انتہائی کم الفاظ میں دکھائی دیتا ہے۔ نمونے کے طور پر لغت سے مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

دَ۔
حروف اضافت ہے۔ کا ۔کے۔کی[۱۶]
دا۔
یہہ۔ وہ۔ اسم اشارہ ہے۔[۱۷]

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ایک اچھی اور معیاری لغت کی تیاری کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے لفظ کا اندراج کر کے پھر اس کے لسانی ماخذ، اس لفظ کی قواعدی نوعیت کی مکمل تفصیل، معنی کے طور پھر اس لفظ کے مترادفات ترتیب سے یعنی آسان مترادف پہلے اور مشکل بعد میں، اس کے بعد اس لفظ کا مفہوم اور اگر ہو سکے تو اس لفظ کی مزید وضاحت کے لئے مستند شعرا کے کلام سے سند کے طور پر اشعار یا نثر سے مثالیں درج کرنا، لیکن "خیر اللغات" میں نہ لفظ کے لسانی ماخذ کا کوئی ذکر ہے اور نہ لفظ کی قواعدی نوعیت کی مکمل تفصیل، صرف لفظ کی تذکیر و تانیث کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ ایک دو مترادفات درج کیے ہیں بلکہ اگر پوری لغت کا جائزہ لیا جائے تو ایسے الفاظ بھی موجود ہیں جس کے سامنے مترادف الفاظ کو بھی درج کرنا گوارا نہیں کیا گیا۔ بعض جگہوں پر صرف ایک لفظ درج ہے اور وہ بھی اتنا مشکل کہ اس کے لئے بھی لغت دیکھنے کی ضرورت پڑے گی۔

پٹاخہ۔ موٴ

پٹاخہ۔ شاہ خیل۔ مسلّی (۱۸)

اسی طرح اس حوالے سے ایک اور مثال ملاحظہ کیجئے۔

توغل۔ توغم۔ مذ

زین پوش۔ بالاپوش

توقرہ۔ توقہ۔ موٴ۔ تکاّ (۱۹)

مذکورہ بالا الفاظ ایسے الفاظ ہیں جن کے لئے خود بھی لغت دیکھنے کی ضرورت پڑے گی۔ انہوں نے ساری لغت میں اسی روش کی پاسداری کی ہے اس کے علاوہ کوئی اور ذکر نہیں جو کسی بھی لغت نگار اور اس کی لغت کے لئے ایک خامی تصور کی جاتی ہے۔

لغت نگاری کے فنی اُصولوں میں لغت نگار کو ان علامات کا خیال رکھنا بھی ہوتا ہے جن کو عرف عام میں رموزِ اوقاف کے نام سے جانا جاتا ہے اور جن کا کام دو لفظوں، فقروں اور جملوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنا ہوتا ہے۔ عام طور پر اگر تحریر میں ان علامات کا بروقت استعمال نہ کیا جائے تو تحریر کے بے معنی یا گمراہ کن معانی کا خدشہ لاحق ہوتا ہے۔ یہی معاملہ لغت کا بھی ہے کیونکہ لغت بھی کسی زبان کے بے شمار الفاظ کا مجموعہ ہوتی ہے اسی لیے ضروری ہے کہ لغت نگار ضرورت کے مطابق لغت میں ان علامات کا استعمال کریں۔ کیونکہ ان علامات کے استعمال نہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

کرنے سے تحریر نہ صرف الفاظ کا ڈھیر بن جاتا ہے بلکہ اس میں قاری کو الجھاؤ کا سامنا بھی ہوتا ہے اور اس سے لفظ کا بنیادی مطلب گم ہو جاتا ہے۔ اسی ذیل میں اگر ' خیر اللغات ' کا جائزہ لیا جائے تو لغت نگار نے پوری لغت میں صرف ایک علامت خط (۔) کا بے جا استعمال کیا ہے۔ علاوہ ازیں صفحہ نمبر ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، اور صفحہ نمبر ۷۵ پر بے موقع و محل علامت مثبت (+) اور زنجیرہ کے علامت کا استعمال کیا ہے اس کے علاوہ کوئی اور علامت نظر نہیں آتی۔ اسی ایک علامت یعنی (۔) کا انہوں نے کثرت سے استعمال کیا ہے چاہے لغت کی ساختِ کبیر ہو یا ساختِ صغیر دونوں میں اسی ایک علامت کے سوا کوئی اور علامت نظر نہیں آتی۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو "خیر اللغات" پشتو اردو کی پہلی اور ابتدائی کاوش ہے۔ اس میں موجود خامیاں اپنی جگہ لیکن اس میں موجود خوبیوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جس کا خیال لغت نگار نے بہت احسن طریقے سے رکھا ہے پہلی خوبی اس لغت کی یہ ہے کہ قاضی خیر اللہ نے اسے ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ اس ضمن میں مختلف کھیلوں، گھریلوں چیزوں، جڑی بوٹیوں، انسانی اعضا، جانوروں اور چرند پرند کے نام اور ان کی صراحت ترتیب کے ساتھ درج کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور خوبی جس کو بعض لغت نگار خامی تصور کرتے ہیں وہ الفاظ کو درست تلفظ اور اعراب کے ساتھ درج کرنا ہے۔ اگرچہ تمام الفاظ اور حروف کے ذیل میں لغت نگار بھی اس پہ کاربند نہیں رہے لیکن خاص خاص الفاظ اور حروف میں اس طریقے کو بروئے کار لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ نمونے کے طور پر چند مثالیں درج کی جاتی ہیں:

> بَرَندو۔مذکر
> بونیر کے ایک دریا کا نام ہے۔[۲۰]
> بَرَنڈہ۔موَ۔ دالان۔ بر آمدہ[۲۱]
> بَروَزَہ۔مؤ
> ایک قسم کی موٹی گھاس ہے جس سے رسیاں بنایا کرتے ہیں۔ ایک بوٹی ہے جو زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ جس کو لوگ سکھا کر کپڑے دھونے کے لئے کام میں لایا کرتے ہیں۔[۲۲]

اگرچہ مذکورہ بالا مثالیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ لغت نگار نے لفظ کو اس کے درست تلفظ کے ساتھ درج کیا ہے اور ساتھ ساتھ لفظ کی غلط ادائیگی کو دور کرنے کے لئے اعراب کا استعمال بھی کیا ہے لیکن اس میں

ایک ایسی خامی بھی پائی جاتی ہے جس کو دور کرنا قاضی خیر اللہ نے ضروری نہیں سمجھا۔ وہ اُن مقامات کی تفصیل ہے جس کا اُنہوں نے اپنی لغت میں ذکر کیا ہے لیکن اس کی مزید وضاحت درج نہیں کی۔ لغت نگار کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ جس علاقے اور جس مقام کا اپنی لغت میں ذکر کرتا ہے ان کی مکمل تفصیل اور محل وقوع اس کے ذہن میں پہلے سے موجود ہو اور اس علاقے یا قبیلے کا نام درج کرنے کے بعد اس کی وضاحت درج کرلے تاکہ لغت سے استفادہ کرنے والے کا ذہن فوراً اس مقام اوراس کے محل وقوع کے ساتھ ساتھ اس کے بارے میں دیگر معلومات تک پہنچے ۔ایسا نہ ہو کہ وہ بے چارہ ایک مشکل اور مصیبت کا حل تلاش کرتے کرتے مزید اُلجھنوں اور مشکلات سے دوچار ہو جائے۔ اسی حوالے سے "خیر اللغات" سے مزید چند مقامات کے نام نمونے کے طور پر درج کیے جاتے ہیں جن کا ذکر خیر اللہ نے اپنی لغت میں کیا ہے لیکن اس کی مکمل تفصیل اور وضاحت درج کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جو لغت سے استفادہ کرنے والوں کے لئے مزید مشکلات کا سبب بن سکتا ہے۔ اُنہوں نے مختلف علاقوں کا ذکر کچھ اس انداز میں کیا ہے۔

باجوڑ۔ مذ
ایک وسیع قطع کا نام جہاں افغان رہتے ہیں۔ (۲۳)
باڑہ۔ مؤ
پشاور کے پاس ایک شہر ہے۔ (۲۴)
برندو:
بونیر کے ایک دریا کا نام ہے۔ (۲۵)

"خیر اللغات" کے مذکورہ بالا مثالوں پر اگر غور کیا جائے تو واقعی اس قسم کی مثالیں پڑھنے والوں کو مزید الجھن میں ڈال دیتی ہیں۔ کیونکہ نہ خیر اللہ نے اس کی تسلی بخش وضاحت درج کی ہے اور نہ اس نے ان علاقوں کے محل وقوع کے بارے میں کوئی معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب اگر کوئی ایسا بندہ جس کو نہ باجوڑ کے لوگوں، ان کے علاقے کا علم ہو اور نہ باڑہ کے لوگوں کے علاقے کا پتہ ہو اور تو اور ایک ایسے گمنام شہر یا علاقے بونیر کا ذکر اس انداز سے کرنا کہ یہ بونیر کے ایک دریا کا نام ہے پڑھنے والے کو مزید مشکلات سے دوچار کر دیتا ہے۔ یہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

صورت حال" خیر اللغات" میں شامل قبیلوں کی بھی ہے جس کے بارے میں خیر اللہ نے وضاحت نہیں کی جو پڑھنے والے کے لئے الجھن کا باعث بنتے ہیں۔

لغت نویسی کے اُصولوں میں ایک بنیادی اصول یہ بھی ہے کہ لغت مدون کرتے وقت لغت نگار کے سامنے ایک واضح مقصد ہونا چاہئے کہ اس کی لغت کا بنیادی مقصد کیا ہے بالفاظ دیگر اس کی یہ لغت تاریخی نوعیت کی ہے یا جغرافیائی۔اسے محض سکول کے طلبا کی ضرورتوں کو مد نظر رکھ کہ مدون کیا جائے گا یا اس کی حیثیت اور نوعیت علمی بھی رہے گی ۔ جہاں تک قاضی خیر اللہ کی لغت "خیر اللغات" کا تعلق ہے تو لغت نگار کے سامنے کوئی واضح مقصد موجود نہیں بظاہر اس کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ قاضی خیر اللہ ایک ایسی لغت مدون کرنا چاہتے تھے جو صرف اور صرف پشتو اردو الفاظ پر مشتمل ہو لیکن اس مقصد میں انہیں کلی طور پر کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ زبان پر کسی نہ کسی طرح دوسری زبان کا اثر ہوتا ہے دنیا میں بے شمار زبانیں بولی اور سمجھی جاتی ہیں لیکن آج تک کسی ایسی زبان کی نشاندہی نہیں کرائی گئی جس نے دوسری زبانوں سے اثر نہ لیا ہو۔ کیونکہ انسانوں کے درمیان میل ملاپ کا عمل جاری رہتا ہے۔ کوئی بھی زبان اس وقت تک ترقی کے منازل طے نہیں کر سکتی جب تک اس میں دوسری زبانوں سے رس نچوڑ لینے کی صلاحیت موجود نہ ہو۔ خیر اللہ کے سامنے بھی یہی مقصد تھا کے وہ ان دو زبانوں کے الفاظ پر مشتمل لغت مدون کرنا چاہتے تھے لیکن" خیر اللغات" میں پشتو اردو کے علاوہ فارسی اور انگریزی کے الفاظ بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ اس سے مماثل ایک کوشش انگلستان میں بھی ہوئی۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ اپنی کتاب" اُردو لغات اُصول اور تنقید" میں اس حوالے سے رقمطراز ہیں:

> "انگلستان میں ایک تحریک اٹھی تھی کہ انگریزی زبان کو دوسری زبانوں کے اثرات سے محفوظ رکھا جائے اور انگریزی کو خالص زبان بنانے کے لئے ایک مستند لغت ترتیب دیا جائے۔ یہ عظیم ذمہ داری جانسن کو سونپی گئی اور انھوں نے اپنے شہرہ آفاق لغت جانسن انگلش ڈکشنری [کذا] کی ترتیب کا بیڑا اٹھایا۔ مگر جانسن نے اپنے اس عظیم تجربے کے دوران محسوس کیا کہ ایک زندہ زبان کا ارتقا جاری رہتا ہے۔ اور زبان اپنے ارتقا کے دوران دوسری زبانوں سے فیض حاصل کرتی رہتی ہے اور ایسا اکتساب زبان کے ارتقا کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ زبان کو خالص اور اچھوتا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

بنانے کا رُجحان غیر حقیقت پسندانہ ہی نہیں بلکہ مضر رساں بھی ہے۔ اس لئے لغت نویس کو چاہیے کہ وہ غیر زبانوں کے وہ الفاظ جو زبان میں مروج ہوں اپنے لغت میں جگہ دے۔"(۲۶)

مجموعی طور پر یکھا جائے تو کوئی بھی لغت خامیوں سے پاک نہیں ہوتی۔ کوئی نہ کوئی خامی اس میں ضرور موجود رہتی ہے کیونکہ یہ ایک مشکل کام ہے اور پھر کسی فرد واحد کے لئے تو یہ کام اور بھی مشکل بن جاتا ہے۔ جہاں تک "خیر اللغات" کی بات ہے تو یہ پشتو اردو زبانوں کی پہلی لغت ہے۔ مصنف کے سامنے اس سے پہلے ان دو زبانوں کی لغت نویسی کے حوالے سے کوئی نمونہ میسر نہیں تھا اس لئے اس کی یہ کاوش مکمل طور پر خامیوں سے مبرا نہیں اور نہ ہم قاضی خیر اللہ کی" خیر اللغات "کو پشتو اردو کی ضخیم اور مبسوط لغت قرار دے سکتے ہیں، لیکن پھر بھی ایک ایسے دور میں جس میں کسی نے بھی ان دو زبانوں کی طرف توجہ دینی بھی گوارا نہیں کی۔ قاضی خیر اللہ نے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ خامیاں اور کوتاہیاں اپنی جگہ لیکن پھر بھی اس تصنیف نے باقاعدہ طور پر اہل علم اور لغت نگاروں کو ان دو زبانوں کے باہمی میل میلاپ اور مطابقت کی طرف متوجہ کرانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

حوالہ جات

۱۔ خیر اللہ، قاضی، خیر اللغات، دیباچہ، پشتو اردو لغت، حصہ اول، نولکشور گیس پرنٹنگ ورکس لاہور، ۱۹۰۶، ص،۱

۲۔ ایضاً

۳۔ ایضاً، ص،۹

۴۔ ایضاً، ص،۲۰

۵۔ ایضاً، ص،۳۷

۶۔ ایضاً، ص،۵۵

۷۔ ایضاً، ص،۱۷

۸۔ ایضاً، ص،۱۰

۹۔ ایضاً
۱۰۔ ایضاً، ص۲۱
۱۱۔ ایضاً
۱۲۔ ایضاً، ص، ۲۲
۱۳۔ ایضاً، ص، ۲۳
۱۴۔ ایضاً، ص، ۳۷
۱۵۔ ایضاً، ص، ۵۷
۱۶۔ ایضاص، ۹۳
۱۷۔ ایضاً
۱۸۔ ایضاً، ص، ۴۰
۱۹۔ ایضاً، ص، ۴۴
۲۰۔ ایضاً، ص، ۲۷
۲۱۔ ایضاً
۲۲۔ ایضاً
۲۳۔ ایضاً، ص، ۲۱
۲۴۔ ایضاً، ص، ۲۲
۲۵۔ ایضاً، ص، ۲۷
۲۷۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، مرتبہ، اردو لغات اُصول اور تنقید، فضلی سنز کراچی، ۲۰۱۴، ص، ۴۴